بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قال الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۳ صلح ۱۳۴۴ ہش ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ ۱۳ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ جنوری ۹ بجے صبح

پرسوں دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ لیکن شام کو کچھ بے چینی پھر ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے — احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

— محترم مولوی ظفر الاسلام صاحب سابق انسپکٹر بیت المال جنہوں نے مورخہ ۸ جنوری کی شام کو وفات پائی تھی کی نعش مورخہ ۹ جنوری بروز ہفتہ بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ نماز عصر کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ چونکہ محترم مولوی صاحب مرحوم کو بچپن میں اپنے والدین کے ہمراہ چھ ماہ قادیان میں رہنے اور اس دوران میں بارہا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا اس لئے مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

— لاہور (بذریعہ ڈاک) احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی طلباء سے ۱۳ جنوری کو ۲½ بجے شام بی۔ آر۔ آڈیٹوریم میں

"موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں"

کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ تمام طلباء اس سے مستفید ہوں ؛

سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے

تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور یہ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے۔ تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو، اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ ہو رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے کہ اس پر اچھی طرح سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دے اور دل میں کینہ ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑ دے ؛

پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو اور اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔"

(تقریروں کا مجموعہ صفحہ ۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍ جنوری ۶۵ء

حقیقی راستبازی اور دُعا

جو لوگ دعا کو بیکار سمجھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیال ان لوگوں کے دلوں میں اس لئے پیدا ہوا ہے کہ بعض لوگ جو دعا کے قائل دعا کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ان کی پہلی غلطی تو یہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دعا بھی کوئی ٹونے ٹوٹکے کی سی چیز ہے بس جب کوئی کام پڑے دعا کر لو اور بس۔ حالانکہ دعا کے بھی طریقے اور قواعد ہیں اور اس کے لئے بھی اسی طرح تردد کرنا پڑتا ہے جس طرح تدبیر میں تردد کرنا پڑتا ہے یہ درست ہے کہ جو دعا اضطراری حالت میں دل سے نکلتی ہے وہ پُر اثر ہوتی ہے تاہم اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے شرائط ہیں اور سب سے پُر اثر شرط اضطرار ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دعا کوئی ٹونہ ٹوٹکا نہیں ہے بلکہ پُر اثر دعا وہی ہوتی ہے جو اضطرار کی حالت میں خود بخود انسان کی زبان پر جاری ہوتی ہے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب انسانی تدبیریں ہار جاتی ہیں۔ جب انسانی تدبیریں کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتیں تو انسان کا دل خود بخود اس کارساز حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ایسی حالت میں جو دعا دل سے نکلتی ہے وہ یقیناً کامیاب ہوتی ہے۔

اسی تعلق میں دوسری غلطی جو ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو دعائیں قبول کرتا ہے وہ نعوذ باللہ ان کا کوئی ملازم ہے جس کو وہ کوئی کام سپرد کر رہے ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خود تو ہاتھ پیر نہ ہلائیں بس دعا کر دیں اور اللہ تعالیٰ فرماں بردار ملازم کی طرح ان کا کام کر دے۔ یہ ذہنیت سخت غلطی خوردہ ہے حقیقی بات یہ ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو ہماری حیثیت ایک ادنیٰ ملازم کی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ آقاؤں کا آقا ہماری التماس کو قبول کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت اسی وقت ہو سکتی ہے جب انسان حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ادنیٰ ملازم بن جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کو اپنا لائحہ حیات بنا لے۔ ایک آقا اسی وقت اپنے ملازم کی درخواست سنتا ہے جب ملازم واقعی فرماں بردار اور جاں نثار ہو۔

اصل میں دعا کو جن لوگوں نے بے اثر کیا ہے وہ اسی قسم کے لوگ ہیں جو دعا کو محض ٹونہ ٹوٹکا سمجھتے ہیں اور یا اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ اپنا فرماں بردار ملازم خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر منکرینِ دعا ایسے بیہودہ سوال کرتے ہیں کہ بھلا دعا تو کرو کہ فلاں چیز فوری طور پر اللہ تعالیٰ بھیج دے مثلاً کھانا یا لباس بھیج دے۔ حالانکہ یہی لوگ جب کوئی سائنس کا مسئلہ ہو تو کبھی ایسا سوال نہیں کرتے بلکہ انتظار کرتے ہیں کہ سائنس کے تجربہ کے لئے وہ تمام سامان مہیا کر لیا جائے جو تجربہ کے لئے ضروری ہے۔ مگر دعا کو وہ ان سامانوں کے بغیر ہی کارگر ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں جو وہ روحانی ماحول تیار کرنے کے لئے ضروری ہیں جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے دعا کی قبولیت کے لئے سب سے ضروری سامان وہ اضطراری ماحول ہے جو انسانی تدابیر سے بلند ہوتا ہے۔ جب ہم پوری پوری تدبیریں کرنے کے باوجود محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا تو گویا یہی وہ اضطراری ماحول ہے جو قبولیتِ دعا کے لئے ضروری ہے۔

انسانی زندگی میں سب سے مشکل مرحلہ وہ ہوتا ہے جب انسان گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو بے دست و پا محسوس کرتا ہے۔ وہ ایسے ماحول میں ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنا اس کے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے ہمارے زمانے میں تو ایسے حالات عام ہو گئے ہیں کہ عام انسان کے لئے گناہ سے بچنا واقعی بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ آپ اکثر پیشہ وروں اور دکانداروں سے ایسے الفاظ سنتے ہیں مثلاً ”کیا کیا جائے بغیر جھوٹ کے کام ہی نہیں چلتا۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو بھوکے مریں“۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حالات میں گناہ سے بچنے کے لئے نہ صرف تدبیر کی ضرورت ہے بلکہ دعا کی بھی سخت ضرورت ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اقوام کاروبار میں بظاہر بڑی راستبازی سے کام لیتی ہیں مثلاً مغربی اقوام جو چیز پیش کرتی ہیں اس میں ملاوٹ نہیں ہوتی یا وہ کاروباری معاملات میں دیانتداری کو مدنظر رکھتی ہیں۔ چنانچہ یہ کہا جاتا ہے کہ مثلاً چینی لوگ جو دین کے لحاظ سے ملحد ہیں عام زندگی میں راستبازی سے کام لیتے ہیں۔ یہ درست ہے کاروبار میں راستبازی اختیار کرنا کاروبار کیلئے بھی مفید ہوتا ہے لیکن ایسی راستبازی کی جڑ گہری نہیں ہوتی اور نہ یہ زندگی کے دوسرے شعبہ جات میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔ اسلام نے زندگی گزارنے کیلئے جو اصول دئے ہیں وہ واقعی اس دنیا میں سہولت پیدا کرنے کے لئے بھی بہت مفید ہیں۔ لیکن یہ اصول پوری زندگی پر اسی وقت حاوی ہو سکتے ہیں جب ان کے پیچھے الٰہی مدد کا عقیدہ ہو ورنہ جونہی ماحول بدلے گا یہ اصول بھی گر جائیں گے۔ ایک ملحد کی راستبازی محض اسکے ماحول کی پیداوار ہے اسکی جڑ مضبوط نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ مغربی اقوام جہاں کاروباری زندگی میں راستبازی اختیار کئے ہوتے ہیں سیاسی اور بین الاقوامی معاملات میں راستبازی کو لازمی قرار نہیں دیتیں۔ دوسری اقوام سے قومی اور سیاسی سطح پر معاملہ کرتے وقت وہ راستبازی اور دیانتداری کے تمام اصول پسِ پشت ڈال دیتی ہیں اسلئے بغیر استمدادِ الٰہی کے تدبیری راستبازی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ حقیقی راستبازی وہی ہے جو انسان کو ہر حال میں راستباز رکھے۔

افسوس ہے کہ آج مسلمان جن کو حقیقی راستبازی کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہی آج وہ کاروباری دیانتداری سے بھی عاری ہیں۔ اسلامی راستبازی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب انسان نہ صرف کاروباری دیانتداری میں پختہ ہو بلکہ زندگی کے ہر معاملہ میں خواہ وہ انفرادی سطح پر ہو یا بین الاقوامی سطح پر راستباز ہو۔ اور ایسی راستبازی بغیر استمدادِ الٰہی کے ممکن نہیں۔ دوسرے لفظوں میں دعا کے بغیر ہم صرف تدبیری راستبازی اختیار کرنے سے حقیقی راستباز نہیں بن سکتے ایسی راستبازی جس کا محرک محض دنیوی مفاد نہ ہو بلکہ جو انسان کو صحیح معنوں میں مومن بنا دے جس کے ہر عمل سے راستبازی کے نور کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں ٭

تجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

تُجھ کو ہے شرف تمام —— تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام
اُونچا ہے ترا مقام —— تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام
فخرِ کائنات تُو —— چشمۂ حیات تُو
انبیاء کا تُو امام —— اصفیاء ترے غُلام

تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

تُو نے دی شفا ہمیں —— زندہ کر دیا ہمیں
تُو نے کی عطا ہمیں —— زندگانیٔ دوام

تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

تُجھ سے ساری برکتیں —— آسماں کی رحمتیں
تُجھ پہ سب نبوّتیں —— پا گئی ہیں اختتام

تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

تُجھ سے سوز و سازِ زیست —— آشکار رازِ زیست
نازِ زیست نیازِ زیست —— قبلۂ نمازِ زیست
دل کا ہے سُکون تُو —— رُوح کا ہے تُو خرام

تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

مصطفےٰ و مجتبےٰ —— تُو ہے سب کا مقتدا
تُو ہمارا پیشوا —— تُو ہمارا رہنما
تیرے دلپذیر خُلق —— تیرا دلپذیر نام

تُجھ پہ صلوٰۃ اور سلام

تنویر

اسلام میں نبوت کا تصور

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

(۵)

اور یہ جو حدیث انی آخر الانبیاء اور لانبی بعدی آئی ہے۔ اس کے معنے جیسا کہ پہلے بزرگ اور ربانی علماء اس کی تشریح کرتے آئے ہیں صرف اس قدر ہیں کہ آپ سے علیحدہ ہو کر اور آپ کے طریق کو چھوڑ کر کوئی شخص انوارِ نبوت سے حصہ نہیں لے سکتا صرف وہی شخص نبوت کا انعام پا سکتا ہے جو آپ کا ہو۔ آپ میں سے ہو اور آپ کے ورثہ کے طور پر اس دولت کو پائے گویا کہ یہاں پر بعدی درحقیقت غیری کے معنوں میں آیا ہے۔ گویا ان الفاظ میں دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ تمام نبوتیں ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ختم ہوئی ہیں اور ہمیشہ کے لئے آپ ہی کی حکومت مقرر کر دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکی ہیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس زمانہ میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے...... پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی"۔

(الوصیۃ صفحہ ۱۳)

یہ ہیں معنی آخر الانبیاء اور لانبی بعدی کے اور اس کی تشریح اور وضاحت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے فرما دی ہے کہ جہاں آخر الانبیاء فرمایا وہیں مسجدی ھذا آخر المساجد بھی ارشاد ہوا اور جہاں لانبی بعدی کا اعلان کیا وہیں اپنے فرزند حضرت ابراہیم کے متعلق فرمایا کہ

لو عاش ابراھیم لکان
صدیقاً نبیاً

اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تشریح کے بعد جو شخص اپنی بات پر اصرار کرتا ہے۔ اور خدا کے رسولؐ کے فیصلہ کو دل کی خوشی کے ساتھ قبول نہیں کرتا وہ خدا تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا روحانی وجود اپنے مطاع اپنے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا رہین منت اور اس میں سے نکلا ہے جس طرح بیٹے کا وجود باپ سے ظہور پاتا ہے اور آپ کو جو عظیم الشان روحانی زندگی ملی وہ اسی بزرگ نبیؐ کی صفت احیاء کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ کو اس لئے مبعوث کیا تا دنیا کو دکھائے کہ خدائی صفات کا کامل مظہر اور صفت احیاء موتےٰ کا ظاہر کرنے والا یہی پاک نبی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب اپنے آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۳)

پس اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ نبی ہیں اور خدا نے آپ کو احیاء دین اور غلبۂ اسلام کے لئے مقام نبوت پر سرفراز فرما کر مبعوث کیا مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی..... کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محمدؐ کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

نبوۃ جو ہر لحاظ سے اور ہر جہت کامل اور اپنے کمال میں چودھویں رات کے چاند کی شکل سے مشابہت رکھتی ہے صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے نبی کا مقام خالق اور مخلوق کے درمیان برزخ کے طور پر واقعہ ہے۔ اور یہ مقام قاب قوسین کا مقام ہے۔ جو اپنی کامل حقیقت کے لحاظ سے صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے اور باقی انبیاء صرف ظلی طور پر اس میں آپ کے ساتھ شریک ہیں۔

حضور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں اسی (خدا) کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ اور یوسفؑ سے اور موسےٰؑ اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں ہو سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے وحی کے ذریعہ بتایا ہے کہ سچا دین اسلام ہی ہے اور کامل رسول صلی اللہ علیہ وسلم..... پس جس طرح ہمارا خدا ایک ہے اور وہی عبادت کا مستحق ہے۔ اسی طرح ہمارا رسول مطاع ایک ہے۔ اور اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس کے ساتھ اس فخر میں کوئی شریک نہیں اور وہ خاتم النبیین ہے۔ پس مجھے جو ہدایت حاصل ہوئی وہ اسی ہادی کامل کے ذریعہ اور میں نے اسی کے نور سے حق کو دیکھا اور اسی کے دونوں ہاتھوں نے کھینچ کر مجھے نعمت کے اس بلند مقام تک پہنچایا۔"

(ترجمہ از منن الرحمٰن صفحہ ۲۰)

حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کوئی دعوےٰ بجز غلامی کے نہیں۔ نبی ہیں مگر یہ کمال آپ کا ذاتی نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا

اور یہ تعریف آپ کی نہیں بلکہ آپ کے آقا کی تعریف ہے اور آپ کو اس لئے بھیجا گیا کہ اسلامی صداقتوں کو آسمانی نشانوں کے ذریعہ نئے سرے سے قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلالِ تام اور کمالِ تام اور کامل فیض رساں زندگی کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ فرماتے ہیں:-

"اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعوے کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرتِ مکالمت و مخاطبتِ الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجبِ حکمِ الٰہی نبوۃ رکھتا ہوں اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

اسی امر پر زور دینے کے لئے حضور اپنی جماعت کو بطور نصیحت فرماتے ہیں:-

"ہمیشہ شیاطین کی راہ زنی سے اپنے تئیں بچانا چاہیئے اور اسلام سے سچی محبت رکھنی چاہیئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پھیلانا چاہیئے۔ ہم خادمِ دینِ اسلام ہیں اور یہی ہمارے آنے کی علتِ غائی ہے ....

ہماری کوئی کتاب بجز قرآنِ شریف نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءؐ اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہیں۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۱۰۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی دعوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل نہیں۔ صرف اور صرف غلامی اور فرزندی کا دعوے ہے کیونکہ آپ نے جو کچھ پایا اسی پیارے نبیؐ کے فیض سے پایا اور فرزندوں کی طرح اس کے وارث ہوئے، اس کے نام کے وارث، اُس کے خُلق کے وارث، اسکے علم کے وارث، اس کی روحانیت کے وارث اور آپؑ نے عشقِ رسولؐ میں مٹ کر فنا ہو کر ہر پہلو سے اسی حبیبِ کبریاء اسی شفیع الورٰی کی تصویر ہمیں دکھائی۔ آپؑ کا سب سے بڑا دعوے جو میرے دل کو پورے شوق کے ساتھ آپؑ کی طرف کھینچتا ہے ابنِ رسولؐ ہونے کا دعوے ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی پاک وحی میں آپؑ کو مخاطب کرکے کہا گیا "انّی معک یا ابن رسول اللّٰہ!" اور جو خدا کے رسولؐ کا ہے اور اس کے نور سے نکلا ہے اور اس کا روحانی بیٹا ہے ہم کیونکر اس کو رَدّ کر سکتے ہیں یا اس کا انکار کرکے کیونکر اپنے ایمان کو سلامت رکھ سکتے ہیں؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کا عشق ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم سارے دل کے ساتھ اس کے ہو جائیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نوروں کو ظاہر کرنے کے لئے خدا کی طرف سے آیا اور جس نے ہمیں محمدی حسن کا نظارہ کروا دیا پس اصل دعوے بانیٔ سلسلہ علیہ السلام کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرزندی کا ہے اور باقی سب دعاوی اسی کے تحت اور اسی دعوے کے نتیجہ کے طور پر ہیں جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

وانّی ورثت المال مال محمّدٍ
فما أنا الّا آلہ المتخیّر
وکیف ورثت ولست من ابنائہٖ
ففکّر وہل فی حزبکم متفکّر
أتزعم أن رسولنا سیّد الوریٰ
علیٰ زعم شانئہٖ توفّی ابتر
فلا والّذی خلق السّماء لاجلہٖ
لہٗ مثلنا ولدٌ الیٰ یوم محشر

آپؑ کو اللہ تعالےٰ نے سیدنا و مولٰینا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نوروں کا وارث بنا کر اور مسیح اور مہدی کا نام دے کر اس چودھویں صدی کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دینِ اسلام کی تائید اور تجدید کے لئے مبعوث کیا تاکہ اس زمانہ میں جو ایمان کے لئے صد درجہ مہلک اور قسم قسم کے فتنوں کی وجہ سے ایک انتہائی پُر آشوب زمانہ ہے جس میں سارے شیطانی لشکروں اور ساری ظلمتوں نے مل کر خدا کے نور کو بجھانے کے لئے اجتماع کیا ہے دنیا پر قرآن کی خوبیاں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر کریں اور تا پھر ایکبار خدائے بزرگ و برتر کے جلال کو اور اسکی حکومت کو اور اس کی عزت کو اور اس کی سچی توحید کو اسی شان کے ساتھ قائم فرمائیں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اولیٰ میں کیا گیا۔ یہ وہ خدا کا مقصد اور یہ وہ خدائی ارادہ ہے جس کی خاطر آپ بھیجے گئے کون ہے جو خدا کے ارادہ کو پورا ہونے سے روک سکے۔ یہ مقصد بہرحال پورا ہو کر رہے گا اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی خدا کے اس ارادہ کو پورا ہونے سے نہیں روک سکتیں۔ حق اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ فرمائے گا اور باطل کا لشکر اپنی ساری نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا انشاء اللہ!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے، مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے، مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلےٰ درجہ کی پاک اور پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والے صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، اور مجھے خدا تعالےٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے، میں اسکو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کرسکے، تو میں جھوٹا ہوں، اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں، اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کرسکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔" (اربعین نمبر اوّل صفحہ ۳)

پھر حضور اللہ تعالےٰ سے علم پاکر فرماتے ہیں:-

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہیگا اور نہ کوئی مصنوعی خدا، اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کُفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے، نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے، تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۸۸)

"خوب یاد رکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت اور نئی کتاب نہ آئے گی۔ نئے احکام نہ آئیں گے۔ یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے۔ جو الفاظ میری کتابوں میں نبی یا رسول کے میری نسبت پائے جاتے ہیں۔ اس میں ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ منشا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورتِ حقّہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالماتِ الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے اس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعتِ احمدیہ کے ۷۳ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کا پہلا اجلاس

(قسط دوم)

جماعتِ احمدیہ کے ۷۳ ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کا پہلا اجلاس مکرم جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا اس میں حسبِ پروگرام حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے تقاریر فرمائیں جن کا خلاصہ مورخہ ۱۰ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس اجلاس کے آخر میں احمدیہ مسلم مشن کیپ ٹاؤن کے جنرل سیکرٹری جناب محمد حنیف ابراہیم صاحب اور ٹانگانیکا مشرقی افریقہ کے جناب رشیدی مصبح صاحب نے بھی علی الترتیب انگریزی اور سواحیلی میں احباب سے خطاب فرمایا تھا۔ ان کی تقاریر کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے :۔

جنوبی افریقہ کے احمدیوں کا سلام

ازاں بعد احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے جنرل سیکرٹری جناب محمد حنیف ابراہیم صاحب نے جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے وہاں سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ احباب سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کے حالات سنائے۔ آپ نے فرمایا میں آپ کے بھائیوں کا (اور جب میں بھائی کہتا ہوں تو میری مراد جنوبی افریقہ کے احمدیوں سے ہے) سلام لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ میں جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے اس مبارک موقع پر اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کی طرف سے محبت و عقیدت کے دلی جذبات اور نیک تمنائیں آپ تک پہنچاتا ہوں۔ اور دلی دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ تمام سابقہ جلسوں سے بہت بڑھ کر کامیاب رہے گا اور ان پر سبقت لے جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مومنوں کے اس عظیم اجتماع سے نور کا ایسا چشمہ پھوٹے کہ جس کی شعاعیں دور دور تک پہنچ کر دنیا کے کونہ کونہ میں مادہ پرستی کی نحوست کو جلا کر خاکستر کر دیں۔ آمین

جماعتِ احمدیہ جنوبی افریقہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور ابھی نو عمر ہے۔ اُسکے افراد اس وقت ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ روحانی طور پر وہ اس وقت یہاں موجود ہیں اور یقیناً موجود ہیں۔ ان بابرکت ایام میں ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔ میں یہاں ہوں تو اپنی مرضی اور ارادہ سے یہاں نہیں ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے منشاء اور اسکے فضل سے ہی مجھے اس مبارک موقع پر یہاں موجود ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

میرا یہاں آنا اور اس جلسہ میں موجود ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ظہور پر دلالت کرتا ہے اُس پیشگوئی کے ظہور پر جو آپ نے آج سے ستر سال پہلے فرمائی تھی اور جو یہ ہے کہ:۔

دور دراز ممالک سے لوگ آئیں گے
اور اس بابرکت جلسہ میں شریک
ہوں گے۔

میں افریقہ کے انتہائی جنوبی گوشے یعنی کیپ ٹاؤن کا رہنے والا ہوں۔ ہم یعنی جنوبی افریقہ کے جملہ احمدی برادران آپ سب بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقلال عطا فرمائے اور صبر آزما حالات میں افریقہ کی روحوں کو اسلام کے لئے فتح کرنے کی جدوجہد میں ہمیں مسلسل کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے۔ ہم اسی کے فضل سے پوری مستعدی اور مضبوطی کے ساتھ پورے جنوبی افریقہ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کریں اور کرتے چلے جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسلامی پرچم کے نیچے جمع ہو کر پورے جنوبی افریقہ کو محبت و اخوت کے اُس رشتہ میں منسلک کر دکھائیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا ہے۔ تا ہمارا شمار بھی ان خوش نصیبوں میں ہو سکے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ دنیا میں خدائے واحد کی حقیقی توحید قائم ہو۔ اور دنیا میں ایک ہی رسول ہو یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہو یعنی قرآن مجید کی لازوال شریعت۔ ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو اور کسی اور مذہب کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔

مشرقی افریقہ میں احمدیت کی ترقی

جنوبی افریقہ کے جناب محمد حنیف ابراہیم صاحب کے بعد ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) سے تشریف لائے ہوئے نہایت مخلص احمدی بھائی جناب رشیدی مصبح صاحب نے اپنی مادری زبان سواحیلی میں احباب سے خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ ٹانگانیکا کے طالب علم جناب یوسف عثمان صاحب نے (جو گذشتہ کئی سال سے جامعہ احمدیہ ربوہ میں علم دین حاصل کر رہے ہیں) نے پڑھ کر سنایا۔

جناب رشیدی مصبح صاحب نے فرمایا سب سے پہلے میں اہلِ ربوہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ربوہ میں اسلامی اخوت کے بے پناہ جذبہ کے ماتحت بڑی گرم جوشی کے ساتھ مجھے خوش آمدید کہا اور میرا استقبال کیا ہے۔ میں اس مبارک موقع پر ٹانگانیکا کے جملہ احمدیوں کا محبت بھرا سلام آپ سب بھائیوں کو پہنچاتا ہوں۔

جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کا مرکز دار السلام میں ہے جہاں ہمارا مشن ہاؤس اور ایک خوبصورت مسجد ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے مختلف حصوں میں کئی سو شاخیں قائم ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت و زیر نگرانی مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے وہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جو بیج بویا تھا وہ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اُسکے شیریں پھل آج مشرقی افریقہ میں ہر جگہ دیکھے جا سکتے ہیں یہ ایک امر ہی ایک عقلمند انسان کے واسطے اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ احمدیت جو اسلام ہی کا دوسرا نام ہے ایک سچا مذہب ہے۔ اور جو دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔ ہمارے اپنے ملک میں اور باقی دنیا میں احمدیت کی روز افزوں ترقی اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے مامور اور مسیح موعود ہیں۔

آخر میں میں تمام دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو جلد از جلد غلبہ عطا فرمائے تا خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بہ تمام و کمال پورا ہو اور تمام لوگ احمدیت کی آغوش میں آ کر ہدایت پا جائیں۔ آمین

مکرم رشیدی مصبح صاحب کی تقریر کے بعد ۲۸ دسمبر کا پہلا اجلاس ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو کُل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور یہ کیسی سچّی بات ہے۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں وہ دراصل قلب کے ہی فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے۔ پھر وُہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

غرض اس خانہ کو بتوں سے پاک و صاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے۔ اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وُہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکّہ کو بتوں سے پاک کرنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا تھا۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ تا صفحہ ۱۸۸)

تبصرہ

احمدیہ مسلم کیلنڈر ۱۹۶۵ء

حسب سابق امسال بھی مجلس راولپنڈی نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک نہایت دیدہ زیب تبلیغی و تربیتی کیلنڈر برائے سال ۱۳۴۴ھش ۱۹۶۵ء پیش کیا ہے۔ کیلنڈر کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ آرٹ پیپر کے چار اوراق پر فوٹو آفسٹ کی بہترین طباعت

۲۔ سرورق پر بیت اللہ کی رنگین تصویر

۳۔ حضرت مسیح موعودؑ کے چھ الہامات اور متعدد تبلیغی و تربیتی اقتباسات۔

۴۔ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی چھ خوبصورت مساجد کی تصویر۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ یہ کیلنڈر زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید فرمادیں۔ غیر از جماعت احباب کو پیش کرنے کے لئے یقیناً بہت اچھا تحفہ ہے۔ قیمت فی کیلنڈر ۱۰/ ۔ ربوہ کے بک سٹالوں سے مل سکتا ہے۔ براہ راست منگوانے کا پتہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ مسجد نور۔ مری روڈ۔ راولپنڈی ہے۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ مورخہ ۲۷/۱۲/۶۴ بروز اتوار ۴½ بجے صبح رحلت فرما کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمادے اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

(خاکسار محمد یحییٰ مقبول بیرون ممئے گیٹ جھنگ شہر)

(۲) میری اہلیہ صغریٰ بیگم قضائے الٰہی سے مورخہ ۴/۱/۶۵ بوقت شام وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (محمد شریف ولد عمر دین دار النصر شرقی ربوہ)

درخواست جنازہ غائب

مورخہ ۱۶/۱۲/۶۴ کو میاں غلام مصطفیٰ صاحب زرگر طویل علالت کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ ان کے جنازہ میں احمدی احباب شامل نہیں ہو سکے۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار عبد الرحمٰن عزیز جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپٹن)

درخواستہائے دعا

● عاجز کے بڑے لڑکے عزیزم چوہدری حبیب اللہ احمدی نے ٹبورا یجن کے درجنوں پرائمری سکولوں میں آٹھویں جماعت کا امتحان اوّل نمبر پر پاس کیا ہے۔ ایشین ہونے کے باوجود مقامی زبان "سواحیلی" کے امتحان میں بھی اوّل آیا ہے۔

عزیز حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کا پوتا ہے اور حصول تعلیم کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اسے اور اسکے بھائی بہنوں کو نیک اور خادم دین بنائے۔

(خاکسار احقر العباد چوہدری عنایت اللہ قائمقام مبلغ انچارج ٹانگانیکا۔

● میرے والد مولوی غلام محمد صاحب صحابی کاٹھ گڑھی چار پانچ یوم سے بیمار ہیں۔

(غلام اللہ خاں کاٹھ گڑھی دار الرحمت غربی ربوہ)

● میں عرصہ ۱۴ ماہ سے جگر کی خرابی اور اعصابی تکلیف میں مبتلا ہوں اور دیگر کئی قسم کی پریشانیوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ (انعر اللہ خاں برمی نیا محلہ راولپنڈی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

موصی احباب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری امور حضرات موصی احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

اوّل:۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔ کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھیں ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کیلئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

دوم:۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے۔ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اوّلین فرصت میں مطلع فرمائیں۔ تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں۔ اور تا آپ کے ساتھ دفتر رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

سوم:۔ اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی۔ تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے۔ قبل اس کے کہ پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح:۔ خاکسار کے لڑکے منیر احمد قاضی کا نکاح ہمراہ سعادت بانو صاحبہ بنت قاضی عبد الرحیم مرحوم صاحب گنج مغلپورہ لاہور سے مبلغ ۲ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(قاضی محمد نذیر فائل پوری)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے تیار کنندگان / فراہم کنندگان سے ترجیحی طور پر پاکستان میں ان کے ایجنٹوں سے مندرجہ ذیل آئیٹمز کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جس میں قیمت میں شامل ایجنٹوں کی کمیشن کی وضاحت کر دی گئی ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع اسٹورز کی مختصر وضاحت اور مقدار	مکمل ٹنڈر دستاویزات کی قیمت بشمول ڈاک خرچ اور مصارف پیکنگ (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخ	وصولی کی تاریخ	کھولنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
1	P6/120/D4-64 (AID LOAN NO. 070) RE-Adv کرینک شافٹ گرانڈر = ۱ عدد کائر فائبر ٹیپرنگ = ۱ عدد مشین اور کولڈ سیونگ مشین (۳ آئٹمز) = ۲ عدد	-/۱۰ روپے	۷ر جنوری ۶۵ء تا ۲۲ر فروری ۶۵ء	۲۳ر فروری ۶۵ء بوقت ۸ بجے	۲۳ر فروری ۶۵ء بوقت ۵ بجے

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مذکورہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بینک ڈرافٹ گارنٹی بانڈ، بینک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل بنک، سرٹیفکیٹ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان کو ٹنڈر دستاویزات بلا قیمت دفتر قونصل جنرل آف پاکستان ۱۳ ایسٹ ۶۵ ویں اسٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل ہو سکیں گی۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر داخل کردہ پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر موقع پر موجود ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سلسلہ میں کوئی استفسار با "سیل" زیر دستخط کنندہ ذیل کے نام پر بھیجی جانی چاہیئے۔

اے حمید۔ پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز
پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سنگاپور ۹ جنوری۔ برطانیہ کی مسلح افواج متواتر جنوب مشرقی ایشیا پہنچائی جا رہی ہیں کل برطانیہ کی چھاتہ بردار فوج کا ایک اور دستہ سنگاپور پہنچ گیا ہے برطانیہ کی پیدل فوج کا ہراول دستہ بھی برطانیہ سے روانہ ہو چکا ہے یہ دستہ سنگاپور میں ان فوجیوں کی جگہ متعین کیا جائے گا جنہیں شمالی بورنیو کی انڈونیشیا سے ملنے والی سرحد پر متعین کیا گیا ہے

ادھر کل ملائشیا کی حفاظتی فوج نے ۱۴ انڈونیشی گوریلوں میں سے تین کو گرفتار کر لیا ہے سرکاری اطلاع کے مطابق یہ گوریلے کل ہی ملائشیا کے علاقے میں اتارے گئے تھے۔

لندن ۹ جنوری۔ ملائشیا میں برطانوی ہائی کمشنر نے کہا ہے کہ وفاق ملائشیا کا دفاع مضبوط بنانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں وہ گذشتہ دنوں لندن آئے ہوئے تھے جہاں قیام کے دوران میں انھوں نے انڈونیشیا کی ناکہ بندی کے پیش نظر ملائشیا کا دفاع مضبوط بنانے کے مسئلہ پر برطانوی وزیر دفاع مسٹر ہیلی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر آرتھر باٹملے اور دوسرے اعلیٰ حکام سے بات چیت کی انہوں نے لندن سے کوالالمپور روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے اطمینان ظاہر کیا کہ ملائشیا کا دفاع مضبوط بنانے کے لئے بلا تاخیر اور موثر اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

ماسکو ۹ جنوری۔ بحر ہند میں امریکہ کی پولارس میزائل سے لیس آبدوز کی روانگی پر روسی اخبارات نے سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام کی جنگ کی آگ دوسرے ایشیائی ملکوں تک بھی پھیلانا چاہتا ہے

کمیونسٹ پارٹی اور حکومت کے ترجمان نے اخبار روس نے امریکی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ لاؤس، کمبوڈیا، برما اور ہند چینی کے علاقہ کے دوسرے ملکوں کی سالمیت کو نقصان پہنچا رہا ہے اس نے لکھا ہے کہ پولارس میزائلوں سے لیس آبدوزوں کا سکواڈرن پہلے ہی جنوب مشرقی ایشیا کے سمندر میں موجود ہے۔ اب بحر ہند میں بھی ایٹمی آبدوز بھیجی جا رہی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ امریکہ جس وقت اور جس جگہ مناسب سمجھے جنگ شروع کر سکے۔

سائیگون ۹ جنوری۔ جنوبی ویٹ نام کی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ منگل اور بدھ کو سرکاری فوج اور ویٹ کانگ گوریلوں میں کئی خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں دونوں طرف زبردست جانی نقصان ہوا ہے صرف وسطی اور جنوبی ویٹ نام کی جھڑپوں میں مرنے والوں کی تعداد ۸۰ بتائی گئی ہے جنوبی ویٹ نام کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری فوج کے صرف ۷ فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ وسطی اور جنوبی ویٹ نام کے علاقوں میں متعدد مقامات پر ویٹ کانگ کے گوریلوں نے سرکاری فوج پر حملے کئے۔ لیکن بھاری فائرنگ سے کم از کم ۴۳ گوریلے ہلاک ہو گئے اور ۳ کو قید کر لیا گیا ہے علاوہ ازیں سرکاری فوج نے ۱۷ دوسرے مشتبہ افراد کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔ سرکاری فوج متعدد مقامات پر گوریلوں کو پسپا کرنے اور ان کے اسلحہ کے ذخائر پر قبضہ کرنے میں بھی کامیاب ہو گئی ہے۔

واشنگٹن ۹ جنوری۔ امریکہ اور متحدہ عرب جمہوریہ میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ صدر ناصر نے قاہرہ میں مرکز اطلاعات دوبارہ قائم کرنے کے لئے ایک عمارت دینے کی پیشکش کی تھی۔ اسے منظور کر لیا گیا اور نیا مرکز اطلاعات کھولنے کے بارے میں دونوں ملکوں میں کانگو پر امریکی مسلح مداخلت کے بعد کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اسی دوران میں ایک مشتعل ہجوم نے قاہرہ کے مرکز اطلاعات کو آگ لگا دی تھی آتشزدگی سے مرکز کی عمارت اور بیس ہزار کتابیں جل گئی تھیں۔ بعد ازاں اسکندریہ کے قریب غلط فہمی کی بنا پر متحدہ عرب جمہوریہ کی فضائیہ نے امریکہ کے ایک طیارے کو مار گرایا تھا جس پر امریکہ نے متحدہ عرب جمہوریہ کو امداد بند کرنے کی دھمکی دی تھی اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہت کشیدہ ہو جائیں گے

پیرس ۹ جنوری۔ سابق فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر ایڈگر فورے نے بتایا ہے کہ وہ ایسٹر کے موقع پر جاپان کا دورہ کریں گے مسٹر فورے متحدہ عرب جمہوریہ کا تین ہفتے کا دورہ مکمل کرنے کے بعد پیرس میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

پیرس کے ہوائی اڈے پر مسٹر فورے نے بتایا کہ انھیں پاکستان اور یوگوسلاویہ سے بھی ان ملکوں کا دورہ کرنے کی دعوت موصول ہوئی ہے،

منیلا ۹ جنوری۔ فلپائن کی حکومت نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ ملائشیا سے صباح کے بارے میں تنازعہ پرامن بات چیت کے ذریعہ ختم کرنے کو تیار ہے فلپائن کی وزارت خارجہ کے ذرائع کے مطابق فلپائن صباح پر اپنے دعوے سے دستبردار ہونے کے لئے نقد معاوضہ لینے کو تیار ہے لیکن انھوں نے اس خبر کو بے بنیاد بتایا کہ اس سلسلہ میں ملائشیا اور فلپائن کے درمیان خفیہ بات چیت جاری تھی۔ اور دونوں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

انقرہ ۹ جنوری ترکی کے اخبار "یقظ" نے انکشاف کیا ہے کہ روس کا جو پارلیمانی وفد ان دنوں ترکی کے دورے پر آیا ہوا ہے اس کے ارکان نے بھی ترکی کے موقف کی حمایت کی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ روسی وفد کے ارکان نے کہا کہ روس قبرص میں وفاقی نظام قائم کرنے کی حمایت کرتا ہے انھوں نے تسلیم کیا کہ قبرص میں ترک اور یونانی دو نسلوں کے لوگ آباد ہیں جن کی ثقافت اور مفادات جداگانہ ہیں یہ بات ممکن نہیں کہ کسی ایک نسل کے لوگوں کو جزیرے سے نکال پھینکا جائے اس صورت میں قبرص کے مسئلہ کا حل یہی ہو سکتا ہے کہ جس طرح روس میں مختلف ریاستوں کو اندرونی خود مختاری حاصل ہے اسی طرح قبرص میں ترک اور یونانی باشندوں کی خود مختار ریاستیں قائم کی جائیں اور ان میں مرکزیت پیدا کرنے کے لئے مرکز میں وفاقی نظام قائم کیا جائے جس میں دونوں نسلوں کے باشندوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہو۔ وفد کے ارکان نے واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ وہ صدر میکاریوس کی یہ تجویز ناقابل عمل سمجھتے ہیں کہ قبرص کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اس کا یونان سے الحاق کر دیا جائے

انقرہ ۹ جنوری۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر فریدون جمال ارکن نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے قبرص کے حل کے لئے خود ارادیت کا طریقہ تجویز کیا جو یونانی لیڈر چاہتے ہیں۔ ترکی کی حکومت اسے منظور نہیں کرے گی ترکی کا موقف یہ ہے کہ قبرص میں ترک اور یونانی قوموں کے لوگ آباد ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ رائے معلوم کی جائے اور ان کی امنگوں کے مطابق قبرص کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے انھوں نے یہ بات ترکی کے اخبار "ملت" کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

پیرس ۹ جنوری۔ برطانیہ امریکہ اور فرانس سمیت پانچ ملکوں نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت سرطان کی روک تھام کے لئے ایک تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے گا۔ معاہدے پر دستخط کرنے والے ملکوں میں اٹلی اور مغربی جرمنی بھی شامل ہیں۔

وصیت

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت میں سے کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (I) اس وصیت کو جو نمبر دیا گیا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مثل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائیگا۔ (II) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل ۱۲۶۱۶

میں امۃ الحفیظ زوجہ شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راول پنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱½ تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپے ۲۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزنی ۱۰ ماشہ قیمتی -/۱۰۰ روپے ۳۔ انگوٹھی طلائی تین عدد وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۵ روپے ۴۔ گلوبند طلائی ایک عدد وزنی چار تولہ قیمتی پانچصد روپے -/۵۰۰، کل میزان قیمت زیورات -/۹۲۵ روپے ۵۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف دس روپے ماہوار خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ الحفیظ

گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ معتمد ضلع مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد۔ محمد عبد القیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی

نوٹ۔ مبلغ ایک ہزار روپے میری بیوی کا حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ وار ہوں۔

العبد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی گواہ شد۔ محمد عبد القیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انہیں رمضان میں ضرور روزے رکھنے چاہئیں

خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رمضان کے فوائد اور اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر رمضان کے اندر یہ فائدہ بھی رکھا ہے کہ انسان معلوم کر سکے کہ اس کے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کیا ہے اور فاقہ میں انسان پر کیا گزرتی ہے، اس سے وہ غرباء کی حالت کا اندازہ کر سکتا ہے اور یہ بات اسلام کی سب عبادتوں میں ہے کہ دوسروں کی حالت کا پتہ لگتا رہے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ایک غلامی کی حالت ہے۔ جس سے انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ غلاموں کی حالت کیا ہوگی۔ میں حیران ہوتا ہوں جب بعض لوگ کہتے ہیں نماز میں توجہ نہیں قائم رہ سکتی حالانکہ نماز دس پندرہ منٹ کا کام ہوتا ہے۔ ایسے لوگ غور کریں وہ لوگ جن کو چوبیس گھنٹے ہی غلامی میں گزارنے پڑتے ہیں اور گھنٹوں گھنٹے ٹیک کر مؤدب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھنا پڑتا ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ تو نماز انسان کو غلاموں کی حالت سے آگاہ کر دیتی ہے۔ حج میں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنا پڑتا ہے جس سے ان لوگوں کی حالت کا پتہ لگتا ہے جو جلا وطن کر دیئے جاتے ہیں۔ صدقہ و خیرات۔ غربت کی حالت کا اندازہ کراتی ہے روزہ فاقہ زدہ بھائیوں کا پتہ دیتا ہے۔ اسی طرح جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اسے ان لوگوں کی حالت کا بھی علم ہوتا ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے۔ انسان کئی کپڑوں کا عادی ہوتا ہے لیکن وہاں صرف ایک ہی چادر باندھنی پڑتی ہے جس میں ادھر ادھر سے ٹھنڈی ہوا گزر کر ان لوگوں کی حالت بتاتی ہے جن کے پاس کپڑے نہیں ہوتے یا کم ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کسی شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میرا ان سے تعارف اس طرح ہوا کہ میں نے حج کے موقعہ پر انہیں دیکھا ہوا کی وجہ سے باقی لوگوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے لیکن انھوں نے ادھر ادھر مختلف چیزیں رکھ لیں جس سے میں نے سمجھا کہ ان میں زیادہ احساس ہے اور جس وقت جہاز میں سرد ہوا چلتی ہے تو جسم پر ایک ہی کپڑا ہمیشہ ننگے رہنے والوں کی طرف بخوبی متوجہ کر دیتا ہے اس وجہ سے حج امراء کے لئے رکھا گیا ہے۔ تا وہ غرباء کی حالت سے آگاہ رہ سکیں۔ تو اسلام کی تمام عبادتوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہی حاصل ہوتی رہے کیونکہ اس علم سے واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے جس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے پھر رمضان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جن کو رانوں کو جاگنا پڑتا ہے ان کی حالت کا علم ہو جاتا ہے اسی طرح یہ بھی مشق ہوتی ہے کہ حلال چیزوں کو خدا کی خاطر ترک کر دیا جائے اور جب حلال چھوڑ سکتا ہے تو پھر حرام کا چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

غرض اس سے کئی قسم کے سبق حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن فائدہ وہی اٹھا سکتا ہے جو استعمال کرے۔ جو استعمال نہ کرے اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا خالی رمضان میں فائدہ نہیں بلکہ رمضان کی حالت پیدا کرنا فائدہ کا موجب ہے جس طرح کونین کو استعمال کرنے سے ہی بخار کو آرام آ سکتا ہے جو اسے استعمال نہیں کرتا اس کے ارد گرد کے گھروں میں خواہ کتنی استعمال ہوتی ہو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جن کو توفیق دے انھیں ضرور روزے رکھنے چاہئیں۔ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیئے کہ تعلیم یافتوں کے لئے نمونہ بنیں اور عوام کو عوام کے لئے نمونہ بننا چاہیئے پھر عورتیں روزہ کے معاملہ میں بلا وجہ تنگی کرتی ہیں اس لئے انہیں یہ نمونہ دکھانا چاہیئے کہ جہاں روزہ جائز نہیں وہاں اعتراض سے ڈر کر یا رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں۔ غرضیکہ جو کمی کرنے والے ہیں ان کے لئے روزہ رکھ کر اور جو سختی کرنے والے ہیں ان کے لئے اس حالت میں جس کی شریعت نے تشریح کر دی ہے روزہ چھوڑ کر نمونہ بننا چاہیئے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود
تغیر ہو رہا ہے آسماں میں

ملائشیا کی سرحد پر خونریز جنگ شروع ہو گئی

۷۰ ہزار برطانوی فوج ملائشیا پہنچ گئی انڈونیشی فوج نے بارہ طیارے گرا لئے

جکارتہ ۱۱ جنوری۔ گزشتہ روز ملائشیا کی سرحد پر برطانیہ اور انڈونیشیا کی فوجوں کے درمیان چار گھنٹے تک خونریز جنگ ہوئی۔ اطلاع کے مطابق انڈونیشیا نے کل برطانیہ اور ملائشیا کے بارہ جنگی طیارے گرائے اور ایک برطانوی ونگ کمانڈر گرفتار کر لیا گیا۔ ان ذرائع کے مطابق برطانیہ کی ستر ہزار فوج انڈونیشیا اور ملائشیا کی سرحد پر جمع ہو گئی ہے۔ ملائشیا کے فوجی اڈوں پر برطانیہ کے جنگی جہاز مسلح آبدوزیں بھی پہنچ گئی ہیں۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ ملائشیا میں برطانوی فوج کی آمد کے بعد آئے دن یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ملائشی فوج نے مزید انڈونیشی گوریلے گرفتار کر لئے ہیں۔ ان تمام اقدامات اور الزامات کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ انڈونیشیا پر بھرپور حملہ کیا جائے اور اس علاقہ میں سامراج کے خلاف عوام کی جدوجہد کو دبا دیا جائے ان ذرائع نے مزید بتایا کہ چونکہ برطانوی فوجوں کی جنگی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں اس لئے ان کی طرف سے چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی ہے۔ بہر حال انڈونیشیا ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے اور خواہ اس پر کتنی قوت سے حملہ کیوں نہ کیا جائے اسے پسپا کر دیا جائے گا۔

ہانگ کانگ پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق جنوب مشرقی ایشیا میں کشیدگی اپنے عروج پر ہے۔ ایک طرف برطانوی فوجیں بار بردار طیاروں میں انتہائی تیزی سے ملائشیا منتقل کی جا رہی ہیں اور دوسری طرف انڈونیشیا بھی اپنی پوری قوت سرحدوں پر لے آیا ہے۔

صدر سوکارنو اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ برطانیہ کو ایک سبق دیں اور ایشیائی ممالک پر یورپی طاقتوں کی فوجی بالادستی کی روایات کا خاتمہ کر دیں انھوں نے کل کہا کہ ہم اپنی مکمل تباہی کا خطرہ مول لے کر بھی سامراج کو اس علاقہ سے ختم کر دیں گے۔ ایک اور غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق برطانوی فضائیہ نے کل جزائر ملاکا کے ساحلی علاقہ میں زبردست بمباری کی اور انڈونیشیا کے ایک چھوٹے سے بحری بیڑہ کو سخت نقصان پہنچایا جو حملہ کرنے کے لئے منڈلا رہا تھا۔ اس بحری بیڑہ کا ایک گن جہاز ڈوب گیا اور ایک کو سخت نقصان پہنچا متعدد انڈونیشی افراد ڈوب گئے اور بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔

نگران بورڈ کے نئے ممبر کا انتخاب

(محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر نگران بورڈ)

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم و مغفور ممبر نگران بورڈ کی جگہ ایک ممبر انتخاب کرنے کے لئے سارے پاکستان کے امرائے اضلاع کا اجلاس مورخہ ۲۷/۱۲/۶۴ کو بمقام ربوہ اس عاجز کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بالاتفاق رائے ممبر نگران بورڈ منتخب کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم اس کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے

مربیان سلسلہ کے لئے ضروری ہدایت

مربیان سلسلہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو ۶ جنوری کے الفضل میں شائع ہوا ہے بغور پڑھیں اور اس خطبہ کی روشنی میں ایک نئے عزم کے ساتھ کام شروع کریں اور اپنی رپورٹ میں ذکر کریں کہ انھوں نے وہ خطبہ بغور پڑھ لیا ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ولادت

۲۱ دسمبر ۶۴ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز ڈاکٹر سعید محمد احمل کو انگلستان میں پہلا بچہ عطا فرمایا ہے نومولود محترمہ ہستانی سردار بیگم صاحبہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد مشتاق احمد صاحب ڈائریکٹر اری گیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور اسے لمبی عمر عطا ہو آمین۔ بیگم ڈاکٹر محمد مشتاق احمد صاحب ۵/۱ بہاولپور ہاؤس۔ لاہور